سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے متعلق

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قُدِّسَ سِرُّہ کی

ایک اور قلمی فارسی تحریر

موضوع

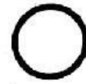
اولیا کے درمیان سرکار غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا رُتبہ

تلخیص، ترجمہ و تعارف از : محمد احمد مصباحی

اشاعت اول : ۱۳۹۸ھ / مارچ ۱۹۷۸ء

ماہنامہ اشرفیہ مبارک پور

اشاعت دوم : صفر ۱۴۳۴ھ / دسمبر ۲۰۱۲ء



سرکار مفتی اعظم قدس سرہ کے زمانے میں ۱۳۹۸ھ کے عرس رضوی کے بعد دس بارہ دن حضرت کے قائم کردہ **دار العلوم مظہر اسلام** (مسجد بی بی جی) بریلی شریف میں میرا اور برادر گرامی **مولانا عبد المبین نعمانی** کا قیام رہا۔ اس درمیان اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے **حاشیۂ شامی** (جد الممتار علی رد المحتار) کی نقل کا اصل قلمی نسخے سے مقابلہ کرنا تھا۔ اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے اپنی مملوکہ رد المحتار ہی پر حواشی تحریر فرمائے تھے۔ سرکار مفتی اعظم علیہ الرحمہ نے یہ نسخہ ہمیں حضرت **مفتی شریف الحق امجدی** علیہ الرحمہ کی سفارش پر رضوی دار الافتا سے **مفتی محمد اعظم رضوی** ٹانڈوی دام فیضہ کے ہاتھوں عنایت فرمایا تھا۔

اس کے آخر کے منسلک اوراق پر سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد ''قدمی ہٰذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ'' کے عموم پر اعتراض نقل کر کے اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے جواب تحریر فرمایا تھا۔ اُس وقت میں **دار العلوم ندائے حق جلال پور** ضلع فیض آباد (حالیہ ضلع: امبیڈکر نگر) میں مدرس تھا۔ جلال پور واپسی کے بعد دس بارہ دن کے اندر وہ مضمون مع ترجمہ میں نے **ماہنامہ اشرفیہ** مبارک پور میں اشاعت کے لیے مدیر اعلیٰ محب گرامی **مولانا بدر القادری** کے پاس بھیج دیا اور مارچ ۱۹۷۸ء (مطابق ربیع الاول و ربیع الآخر ۱۳۹۸ھ) کے شمارے میں شائع ہو گیا۔ ملاحظہ ہو مذکورہ شمارہ ص ۲۵ تا ۳۰ اور کچھ بقیہ کے لیے ص ۲۱)۔

اعلیٰ حضرت قدس سرہ کی یہ تحریر ۲۰ رمضان المبارک ۱۳۰۲ھ کی ہے۔ **قصیدہ اکسیر اعظم** اس سے چند ماہ قبل نظم ہوا ہے اور **مجیرِ معظم** کی تصنیف و تسوید ۱۳۰۳ھ

میں ہوئی مگر نظر ثانی، کچھ مضامین کا اضافہ اور تکمیل ۲۸ رذی قعدہ ۱۴۰۴ھ جمعہ کو بعد نماز جمعہ ہوئی۔ ملاحظہ ہو مجیر معظم کا دیباچہ اور اختتام۔

مجیر معظم میں بھی یہ اعتراض و جواب قدرے تفصیل سے مرقوم ہے مگر مذکور الصدر قلمی مضمون میں **ایک بحث زیادہ** ہے۔ اس لیے مناسب معلوم ہوا کہ وہ مضمون بھی یہاں شریک اشاعت کر دیا جائے۔ جہاں تک مجھے علم ہے ماہنامہ اشرفیہ (مارچ ۱۹۷۸ء) کے بعد یہ مضمون دوبارہ کہیں شائع بھی نہ ہوا۔ تقریباً ۳۵ سال گزر چکے۔

اس مضمون سے پہلے اس کا خلاصہ میں نے لکھا ہے۔ پھر ایک نوٹ ہے۔ پھر اصل مضمون اور ترجمہ ہے۔ **نوٹ یہ لکھا تھا:**

''امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ مضمون ان کی مملوکہ ردالمحتار للعلامۃ الشامی جلد اول کے اخیر میں منسلک اوراق پر خود اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے قلم فیض رقم کی تحریرِ خاص سے میں نے مولانا عبدالمبین نعمانی کے ساتھ ۶ ر ربیع النور ۱۳۹۸ھ کو بریلی شریف میں نقل کیا ہے۔ فارسی مضمون اعلیٰ حضرت کا ہے اور توضیحی ترجمہ میں نے کر دیا ہے۔ فارسی داں حضرات اصل فارسی سے لطف اندوز ہوں اور ترجمہ میں اگر کوئی خامی ہو تو مطلع فرما کر ممنون بنائیں ورنہ اپنے تاثر سے ضرور نوازیں۔

محمد احمد اعظمی مصباحی

دار العلوم ندائے حق، جلال پور، فیض آباد، یوپی

۱۷ ر ربیع النور ۱۳۹۸ھ / ۲۵ رفروری ۱۹۷۸ء

اب یہاں بھی پہلے خلاصہ تحریر کیا جا رہا ہے، پھر فارسی مضمون، بعدہ ترجمۂ مذکور۔ عنوان وہی ہے جو سابقہ اشاعت میں رکھا گیا تھا۔

محمد احمد مصباحی

۲۷ رمحرم ۱۴۳۴ھ

۱۲ ردسمبر ۲۰۱۲ء۔ چہارشنبہ

سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ

کا رُتبہ تمام اولیا سے بُلند ہے

خلاصۂ مضمون

حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بر بنائے امر فرمایا تھا: ''میرا یہ قدم خدا کے ہر ولی کی گردن پر ہے''، بعض حضرات نے کہا اس عموم میں اگلے پچھلے تمام اولیائے کرام شامل نہیں۔ اس لیے کہ اگلے اولیا میں صحابۂ کرام بھی ہیں جن کی افضلیت سب پر مسلّم ہے، اور متاخرین میں سیدنا امام مہدی ہیں جن کے متعلق حضور کی بشارت ہے۔ لہذا ارشادِ مذکور کا مطلب یہ ہے کہ صرف زمانۂ غوثیت کے ہر ولی کی گردن پر قدم غوث ہے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

اس شبہہ کا زیر نظر مضمون میں اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے جواب دیا ہے۔

— حاصلِ جواب یہ ہے کہ

① تخصیص بلا ضرورت نہیں کی جاتی، اور کی جاتی ہے تو بقدر ضرورت۔

② عرفاً لفظ اولیا کا اطلاق غیرِ صحابہ و تابعین پر ہوتا ہے، لہٰذا فرمانِ غوثیت ''کل ولی اللہ'' کے زیرِ اطلاق وہ نہیں آئیں گے کہ حاجتِ تخصیص ہو۔

③ کسی کی افضلیت دلیلِ سمعی سے ثابت ہوتی ہے۔ سیدنا امام مہدی کی تفضیل پر جب کوئی دلیل نہیں تو ان کی افضلیت کا دعویٰ بے جا ہے۔

④ محض بشارتِ آمد، دلیلِ افضلیت نہیں ورنہ بشارت، حضور غوث پاک کے لیے بھی ہے۔

⑤ اور مفصّل بشارت ہونی بھی افضلیت کی مُقتضِی نہیں، ورنہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اُن ہزاروں صحابہ کرام سے افضل ماننا پڑے گا جن کے متعلق کوئی تفصیلی بشارت مسموع نہیں۔

⑥ امام مہدی کا خلیفۃ اللہ ہونا بھی اُن کی افضلیت کا مقتضی نہیں۔ کیوں کہ یہ خلافت الٰہیہ براہ راست تو ہے نہیں۔ بوسائط ہے، یہ سرکار غوثیت کو بھی حاصل ہے۔

⑦ سرکار غوثیت کے بعد امام مہدی کا زمانہ ہوگا اور بازار، بازارِ سیدنا مہدی ہوگا۔ یہ بات بھی افضلیتِ امام مہدی کا سبب نہیں ہو سکتی، کہ یوں انتقالِ نیابت کا سلسلہ تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے صدیق اکبر، ان سے بالترتیب خلفاے ما بعد تک جاری ہے، جو مؤخر کے مقدم سے افضل ہونے کا سبب ہرگز نہیں، پھر یہی بات یہاں افضلیتِ سیدنا امام مہدی کا سبب کیوں کر ہوگی۔

⑧ بر سبیلِ تنزل اگر مان لیا جائے کہ سیدنا امام مہدی کی افضلیت ثابت ہے، اور لفظ اولیا کا اطلاق صحابہ و تابعین کے لیے عام ہے، اور اس بنا پر ارشادِ غوث اعظم میں تخصیص کی جائے، تو صرف بقدر ضرورت تخصیص کی جائے گی ۔ اور کہا جائے گا کہ سرکار غوثیت مآب کے ارشاد مذکور سے صحابہ و تابعین اور سیدنا امام مہدی مستثنیٰ کیے جائیں گے۔ نہ یہ کہ تخصیص کا دائرہ اتنا عام کر دیا جائے کہ تمام اولیاے متقدمین و متاخرین کو محیط ہو جائے، اور حضور غوث اعظم کا فرمان صرف ان کے اہل زمانہ کے لیے محدود کر دیا جائے۔ اس لیے کہ قاعدہ یہ ہے کہ ضرورت کے تقاضے پر اگر کہیں تخصیص کی جائے تو بس بہ قدر ضرورت اور اُس سے زیادہ تجاوز ناروا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔



اعلیٰ حضرت قدس سرہ کی اصل فارسی تحریر کی نقل

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

قول قائل کہ واجب است تخصیص ارشاد ہدایت بنیاد "قدمي هٰذه على رقبة كُل ولي الله" باولیاے ہماں زمان برکت نشان، و روا نیست تعمیمش ہمہ اولیاے متقدمین ومتاخرین را۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم —— زیرا کہ در متقدمین صحابہ اند۔ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم۔ و تفضيلهم على جميع أولياء الأمة مقطوع به۔ ودر متاخرین حضرت سیدنا امام مہدی است کہ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم از قدومش خبر دادہ، واورا خلیفۃ اللہ نام نہادہ۔ هذا ملخص ما قال ذلك القائل۔

اقول و باللہ التوفیق: اجماع دارند آناں کہ باتفاق ایشاں اجماع قاطع انعقاد یابد کہ حملِ کلام برظاہرش واجب است۔ ما لم يَصْرِف عنه صارف۔ وتاویل بے دلیل اعتبار را نشاید ورنہ امان مرتفع شود از جملہ نصوص، وعمومات بالخصوص۔ وآں چہ بقدر ضرورت ثابت شود ہم برقدر ضرورت مقتصر ماند، وتعدیۂ او بماعداے او تعدّی است۔ و تخصیصات عقلیہ وعرفیہ وکذا ہر تخصیصے کہ مرتکز در اذہان باشد تا آں کہ حاجت بابانتِ او زنہار نیفتد از عِداد تخصیص خارج است۔ حتی کہ عام را از درجۂ قطعیت فرود نیارد۔ و كل ذلك مبرهن عليه في الاصول۔

إذا ثبت ذلك **فنقول**: آں چناں کہ ہنگام ذکر تفاضل انبیاں فیما بینہم علیہم افضل الصلاۃ والسلام بے تخصیص مخصوص اند ہم چناں وقتِ

ابانتِ تفاوتِ اولیاء اللہ در درجات خود با حضرات صحابۂ کرام علیہم الرضوان بے استثنا مستثنیٰ باشند، لِـمَا ارتكز في عقائد المؤمنين أنهم أفضل الأمة جميعًا، و لا يقاس بهم أحد ممن بعدهم۔ بلکہ در رنگ ہمیں اکابر اند خیارِ تابعین، قدست اسرارهم لاشتهار قوله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : خير القرون قرني ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم۔

وقطع می کند شغب را آں چہ افادہ کرد حضرت شیخ شیوخ علماء الہند شیخ محقق مولانا عبدالحق دہلوی أفاض الله علينا من بركاته، و نفعنا في الدارين بعلومه و إفاداته، کہ عرفاً لفظ اولیاء اللہ و ہم چناں عرفا، و واصلین، و سالکین، و مشائخ، بر ماورائے صحابہ و تابعین اطلاق کردہ آید، بارہا شنیدہ باشی کہ ''چنیں و چناں ست مذہبِ صحابہ و تابعین و اولیائے امت و علمائے ملت''۔ اگر چہ صحابہ و تابعین خود اولیا و علما بلکہ ساداتِ ایناں بودند۔

بالجملہ بمادۂ صحابۂ کرام تعمیمِ ایں ارشاد واجب الانقیاد را عزمِ شکستن ہوسے خام بیش نیست۔

واما حدیث سیدنا امام مہدی جعلنا الله ممن والاه۔ آمین۔ **اقول**، وربّي يغفر لي: مبحثِ تفضیل سمعی است، عقلِ مجرد را بداں راہ نیست فإن المدار مزية القرب، والعقل لا يهتدي إلى إدراكه من دون مدرك من السّمع۔ وہیچ دلیلے قائم نشدہ بر تفضیلِ سیدنا الامام بر حضرت سیدنا الغوث رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ و مَنِ ادّعىٰ فعليه البيان۔

واما آں کہ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بقدومش بشارت فرمود، **اقول:** بقدومِ حضرت غوث رضی اللہ تعالیٰ عنہ نیز بشارت دادہ است، إذ قال في الحديث الصحيح لسيدنا علي المرتضىٰ و سيدتنا البتول الزهراء كرم الله تعالىٰ وجههما : أخرج منكما كثيرا طيبا

شاید مراد آں ست کہ ایں جا بہ تخصیصِ نام و تفصیلِ احوال مژدہ دادہ اند۔
اقول ایں ہم موجب تفضیل مبشَّر بہ بر غیر او نیست۔ در کتب سابقہ بشارت آمدہ است بخلافتِ حضرت سیدنا عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ مع ذکر دیگر مناقب او، کما روی کعب الأحبار، وایں معنی ہرگز موجب تفضیلش نباشد بر ہزاراں صحابۂ کرام از مہاجرین وانصار کہ ذکرِ نام ونشانِ ایشاں بالتخصیص ہیچ گاہ از کتب سابقہ مسموع نیست۔
واما آں کہ حضرت امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفۃ اللہ باشد: **اقول**: سمعًا وطاعۃً!
اما ایں خلافت بوسائط کثیرہ است نہ اَصالۃً کہ ہیچ فردے از افراد انسان راایں شرف نیست، جز حضرات انبیا ومرسلین علیہم الصلوات من رب العٰلمین، ایشانند خلفاے مستقل، ومَنْ عَدَا ہم خلفاے ایشاں۔ پس خلیفۃ اللہ الاکبر سید العٰلمین است۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین۔ وخلفایش ظاہرًا وباطنًا ابوبکر ثم عمر ثم عثمان ثم علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین، وحضرت مہدی کہ خلیفہ باشد در حقیقت خلیفۂ علی مرتضی است رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔
بلکہ از محاوراتِ صحابۂ کرام معلوم است کہ خلیفة رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیں جناب صدیق اکبر را گفتند رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ چوں فاروق اعظم بر کرسی زعامت جلوہ کرد خواستند کہ اورا خلیفةُ خلیفةِ رسولِ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گویند، حضرت فاروق ایں تطویل را مکروہ داشت کہ مرا خلیفۂ خلیفہ گویند وآں را کہ پس از من آید خلیفةُ خلیفةِ خلیفةِ رسولِ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، وہکذا پس لقبِ "امیر المؤمنین" وضع فرمود۔
بالجملہ خلافت الٰہیہ حضرت مہدی را نیست الا بوسائط، وبایں معنی جناب غوثیت مآب را نیز نقد وقت است۔ **کمالا یخفی**۔
واما آں کہ امر بدست حضرت غوث اعظم تا ظہور پر نور حضرت مہدی است رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ باز بازار، بازارِ مہدی باشد۔ **اقول** ہم چنیں ایں منصب منتقل شدہ

آمدہ است از حضرت رسالت علیہ افضل الصلوٰۃ والتحیۃ بحضرت صدیق، واز صدیق بفاروق، واز وبعثمان، واز وبعلی مرتضیٰ، واز وبامام حسن، واز وبامام حسین باز امام زین العابدین بترتیب تا حضرت عسکری، و بدست او بود تا ظہورِ حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ اگر ایں انتقال موجبِ تفضیلِ منتقل الیہ باشد ببیں کہ سخن تا بکجا می رسد۔ چہ بلائے جاہلی باشد کہ ایں انتقال را، انتقال سلب وعزل دانند۔ و لا حول و لا قوة إلا بالله العلي العظيم۔ و چوں ایں چنیں نیست تفضیل از کجا؟ من فقیر نمی گویم کہ مفضولیت حضرت مہدی مقطوع بہ است۔ امامی گویم وسپیدمی گویم کہ تفضیلش بر حضرت غوثیت معلوم نیست، پس چگونہ نقض کردہ شود بداں برکلیتِ ارشادِ مذکور۔

وبعدَ اللتیّا والتی، غایت مافی الباب آنست کہ مانحن فیہ عام مخصوص منہ البعض باشد، پس زنہار تخصیص نکردہ شود از وگر افرادے کہ دلیل بر تخصیصِ آنہا قیام پزیرد۔ ودر مابقی بر عمومِ خود جاری ماند۔ کما هو القاعدة المعروفة نہ آں کہ ازیں تخصیصات قلیلہ پناہ جستن را تخصیصے عظیم از پیش خود بے اقتضائے دلیلے بکار برند۔

فالحقّ الحملُ على الظاهر، والإجراء على العموم، إلاّ ما خُصَّ بدليل، و العلم بالصواب عند الملك الجليل. و صلى الله تعالىٰ على سيدنا و مولانا محمد و آله و أصحابه أجمعين. كتبه عبده المذنب **أحمد رضا** عفي عنه بمحمد المُصطفىٰ صلى الله تعالىٰ عليه و سلم.

شب بستم (٢٠) ماه رمضان المبارك ليلة السبت. ١٣٠٢هجريه على صاحبها الصلاة و التحية. آمين.

